حرمتِ حلالہ

تحریر : محمد رمضان جامعہ سلفیہ فیصل آباد

اسلام ایک پاکیزہ مذہب ہے کہ جس نے روز اول سے ہی انسانیت کو پاکیزگی کا درس دیا ہے۔ یہ اس کی پاکیزہ تعلیمات کا ہی اثر تھا کہ گناہوں میں ہمہ وقت مصروف رہنے والے عرب معاشرے کے لوگ برائیوں سے تائب ہو کر تقویٰ و طہارت اختیار کر کے مقام ارفع پر "متمکن" ہوئے۔ اور آج بھی معاشرے میں ایسے لاکھوں انسان ہیں کہ جو سختی سے اسلامی تعلیمات پر "کاربند" ہیں۔ لیکن ان میں کچھ ایسے "دوست" بھی ہیں جو زمانہ "جاہلیت" کے افعال اپنا کر پھر سے برائی اور "بے حیائی" پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آج کل اخبارات میں "حلالہ" کی "حلت و حرمت" پر مختلف علمائے کرام کے درمیان بیان بازی کا سلسلہ عروج پر ہے۔ اس "محاذ آرائی" کا سبب سندھ ہائی کورٹ کا وہ فیصلہ ہے جس میں جسٹس شفیع محمدی فرماتے ہیں :

"حلالہ سے بے شرمی و بے حیائی پھیلے گی"

(روزنامہ خبریں صفحہ : ۸ ۔ ۵ جنوری ۱۹۹۶)

اس خبر کے اخبارات میں شائع ہوتے ہی حنفی ' دیوبندی اور بریلوی علماء حضرات نے "حلالہ" کی "حلت" پر بیانات دینے شروع کر دیئے' لیکن ان حضرات نے آج تک "حلالے" کی "حقیقت" عیاں نہیں کی۔ کیونکہ اگر یہ لوگ ایسا کر دیں تو ہم وثوق سے کہتے ہیں کہ پھر انہیں نہ تو "تجدید نکاح" کی فیس ملے اور نہ ہی ان کو "حلالے" کی لذتیں اور مزے حاصل ہوں۔ ہم برسرعام کہنا چاہیں گے کہ حلالہ بے غیرتی اور بے حیائی کی ایسی مثال ہے کہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ خدا جانتا ہے کہ حلالہ کے اس مسئلہ نے کتنی ہی باحیاء اور باعصمت عورتوں کو بے آبرو اور ذلیل کیا ہے۔ وہ عورت جس نے کبھی غیر مرد کے چہرے

کو نہ دیکھا تھا اور جس کا دامن کسی غیر نے نہ چھوا تھا وہ عورت فقہ حنفی کے اس مسئلے سے حلالہ کرانے پر آمادہ ہو گئی۔ اور پھر اس سے زیادہ بے حمیتی اور کیا ہوگی کہ کوئی دیوث آدمی اپنی بیوی کا حلالہ کرانے کے لئے اسے خود ہی کسی دوسرے شخص کے ساتھ چھوڑ دے۔ (معاذ اللہ) کیا یہ عورت کے ساتھ سراسر زیادتی نہیں کہ مرد کے سب کئے دھرے کی سزا عورت کو حلالے کے گندے حیلے سے چکانی پڑتی ہے جوکہ ایک ملعون فعل ہے کاش! یہ علماء عورت کی عزت و آبرو کو ملحوظ خاطر رکھیں اور حلالہ جیسے شرمناک فعل کو اسلام کا مسئلہ بنانا چھوڑ دیں۔ شریعت کا تو سیدھا سا مسئلہ ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی شمار کی جائیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

" الطلاق علی عهد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و سنتین من خلافة عمر رضی اللہ عنہ طلاق الثلاث واحدة"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں' عہد صدیقؓ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے (شروع) دو سال تک ایسا ہی تھا کہ ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کی جاتا تھا۔ (صحیح مسلم مترجم ص: ۹۱ ج: ۴)

اگر قول حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر عمل کر لیا جائے تو پھر یہ "سیاہ تلک" دونوں کے ماتھے پر ہمیشہ کیلئے نہ لگے۔ اور نہ ہی اس حرام "حلالے" کی ضرورت پڑے کہ جس سے باعصمت گھرانے "بے آبرو" اور زنا کاری کے مرتکب ہوتے ہوں۔

حنفی دوستوں کی خدمت میں درد دل سے عرض ہے کہ خدارا! اس گندے حیلے کو چھوڑ دو۔ حلال کو حرام نہ کرو کہ پھر تمہیں حرام کو حلال کر کے پھر اس حرام کو حلال کرنے کی ضرورت پڑے۔ اسلام کے ایک واضح مسئلے پر فقہاء کے قول کو ترجیح نہ دو' تم تو شیعوں کے "متعہ" اور ہندوؤں کے "نیوگ" پر "متبسم" تھے لیکن آج تم نے دوسروں کو اپنے اوپر "مسکرانے" کا موقع دیا ہے۔ بقول

شاعر

کہا شاخ بلبل سے حال میں نے تیرے ستم کا بہت چھپا کر
یہ کس نے ان کو خبر سنائی کہ ہنس پڑے پھول کھلکھلا کر

چنانچہ مسئلے کی وضاحت کیلئے ہم حقائق کی نقاب کشائی کرتے ہوئے اصل حقیقت "عیاں" کرتے ہیں۔

"حنفی فقہاء اور علماء کہتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کو یکبارگی تین طلاقیں دے دیں تو وہ تینوں ہی ہو گئیں۔ اب حلالہ کے بغیر وہ آدمی اپنی عورت سے رشتہ ازدواج قائم نہیں کر سکتا"

حلالہ کیا ہے ؟؟ ۔ حلالہ یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کا نکاح ایک رات یا کچھ مدت کے لئے کسی دوسرے شخص سے کر دے اور وہ شخص مقررہ مدت کے بعد اس عورت کو طلاق دے دے ایسی صورت میں عورت پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی جیسا کہ حنفی فقہ کی مشہور کتاب "ہدایہ" کی "کتاب الطلاق فصل فی ما تحل... الخ" میں ہے

"فان طلقها بعد وطیها حلت للاول"

"پس اگر حلالہ کرنے والے نے مجامعت کرنے کے بعد اسے طلاق دے دی تو وہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہو گئی۔"

جبکہ حلالہ کا یہ طریقہ غیرت اور اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ لیکن حنفی فقہاء اس پر بڑا زور دیتے ہیں۔ اور انہوں نے نکاح حلالہ کے متعلق کئی طرح کے حیلے بھی تراشے ہیں۔ چنانچہ در مختار مصری ص : ۵۸۴ ج : ۲ میں تحریر ہے :

"اس کے لئے ایک لطیف حیلہ یہ ہے کہ اس عورت کا نکاح کسی قریب بلوغت غلام سے کر دیا جائے اور دو گواہ کر لئے جائیں' جب وہ دخول کرے تو اس غلام کو اس عورت کی ملکیت میں دے دیا جائے' تو نکاح باطل ہو جائے گا۔ پھر وہ عورت اس غلام کو کسی اور شہر بھیج دے تاکہ یہ معاملہ

پوشیدہ رہے لیکن اس عورت کا ولی اس نکاح پر رضا مند ہونا چاہیے۔"

آگے لکھتے ہیں:

"کو اس شرط پر نکاح کرے کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں اس لئے کہ تو اپنے خاوند پر حلال ہو جائے تو یہ مکروہ تحریمی لیکن اگر ایسا کرے تو وہ عورت اپنے خاوند پر حلال ہو جائے گی۔"

پھر لکھتے ہیں:

"اگر یہ بات زبان پر نہ لائی جائے صرف دل ہی دل میں طے شدہ رہے تو کچھ کراہت نہیں، بلکہ اس صورت میں اس شخص کو اللہ کی طرف سے اجر ملے گا۔"

اور لکھتے ہیں کہ:

" ایک حیلہ اس کا یہ ہے کہ نکاح کرنے والا یہ کہے کہ اگر میں تجھ سے نکاح کر کے جماعت کروں تو تجھے طلاق بائن ہے۔ ایک اور صورت یہ ہے کہ عورت کہے میں تجھ سے نکاح کرتی ہوں اس شرط پر کہ میرا اختیار میرے ہاتھ میں ہو گا۔ یعنی جب چاہوں گی طلاق لے لوں گی۔"

فقہ حنفی کے یہ سب حیلے فرمان نبویؐ کے خلاف ہیں اس لئے کہ نبی ﷺ نے "نکاح حلالہ" کی ممانعت فرمائی ہے۔ اور پھر نکاح سے پہلے طلاق کی شرط طے کرنا یہ بھی صحیح نہیں۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں:

" لا طلاق فیما لا یملک"

"جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں طلاق نہیں"

(ابن ماجہ مترجم ص: ۱۲۲ ج: ۲)

ایک حدیث میں ہے کہ

" لا طلاق قبل النکاح" (ایضاً ص: ۱۲۳)

اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

" لا طلاق الا بعد نکاح "

"طلاق نکاح کے بعد ہے۔ " (بلوغ المرام اردو ترجمہ ص : ۳۳۱)

ان روایات سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوتی ہے کہ کہ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی تو پھر ایسے میں فقہ کے "حیلے" " چہ معنی دارد" اور جہاں تک "نکاح حلالہ" کی بات ہے تو اس سلسلہ میں نبی ﷺ سے پوچھا گیا' تو آپ نے فرمایا....." یہ نکاح ہی نہیں جس میں مقصود اور ہو اور ظاہر اور ہو۔ جس میں اللہ کی کتاب کے ساتھ ہنسی مذاق ہو۔ پس نکاح وہی ہے جو رغبت کے ساتھ ہو" (تفسیر ابن کثیر اردو ص : ۳۱۹ ج : ۱ تفسیر ستاری ص : ۲۵۰ پ : ۲) افسوس !کہ رسول ہاشمی ﷺ نے جس کام سے منع کیا ہے حنفی فقہا اس پر عمل کرواتے ہیں اور "حلالہ" جیسے گندے 'فحش اور باعث لعنت فعل کی تائید میں فتوے دیتے ہیں۔ حالانکہ "حرمت حلالہ" کی بڑی سخت وعید آئی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ :

" لعن رسول الله ﷺ المحلل و المحلل له "

" رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے کیا گیا دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ " (مستدرک حاکم ' جامع ترمذی مترجم ص : ۴۶۸ ج : ۲) امام ترمذی اسے حسن صحیح بتاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے گودنے والی پر اور گودوانے والی پر ' بالوں میں بال ملانے والی پر اور سود کھانے اور کھلانے والے پر والمحلل والمحلل له اور حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے کیا گیا ہے اس پر (سنن نسائی مترجم ص : ۴۶۸ ج : ۲)

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں :

" المحلل و المحلل له ملعون على لسان محمد ﷺ يوم القيامة "

"حلالہ کرنے والا اور جس کے لئے کیا جائے ان سب پر لعنت ہے نبی ﷺ کی زبان سے قیامت تک۔" (مسند احمد)

ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے:

"لعن الله المحلل و المحلل له"

"لعنت کرے اللہ حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر"

اور ایک مرتبہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"الا اخبركم بالتيس المستعار"

"کیا میں تمہیں مانگے ہوئے سانڈ کے متعلق نہ بتاؤں؟"

لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "هو المحلل" "وہ حلالہ کرنے والا ہے" "لعن الله المحلل و المحلل له" "لعنت کرے اللہ حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے کیا جائے۔"

حرمت حلالہ پر صحابہ کرام کے فتوے:۔ حرمت حلالہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بے شمار فرامین ہیں اختصار سے چند ایک پیش کئے جاتے ہیں:

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

"لا اوتى بمحلل و لا محلل له الا رجمتهما"

"کہ حلالہ کرنے والے اور کروانے والے کو میں رجم کر دوں گا۔"

مصنف عبدالرزاق نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر بڑا نادم ہوا اور اسے گھر میں لانے کی خواہش کی اور چاہا کہ کوئی اس سے نکاح کر کے پھر طلاق دے دے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

"كلاهما زان و ان مكث عشرين سنة او نحو ذالك اذا كان الله يعلم

انہ یرید ان یحلھا لہ "

" جو اس ارادے سے نکاح کرے گا وہ زانی ہے گو بیس سال تک بھی اس عورت کو اپنے پاس رکھے اس لئے کہ اللہ جانتا ہے کہ اس کا ارادہ یہی ہے کہ یہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے "

خلیفہ راشد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص پیش کیا گیا جس نے ایک عورت سے اس لئے نکاح کیا تھا کہ وہ اپنے پہلے خاوند پر حلال ہو جائے تو آپ نے ان دونوں میں جدائی کرا دی اور فرمایا:

" لا ترجع الیہ الا بنکاح رغبۃ غیر دلسۃ "

" یہ عورت اپنے خاوند کے پاس نہیں جا سکتی جب تک رغبت کے ساتھ دوسرا نکاح نہ کرے۔ " (التراجم از امام جوزجانی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نکاح حلالہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

" لا ترجع الا بنکاح رغبۃ غیر دلسۃ ولا استھزاء الا بکتاب اللہ "

" اس نکاح سے وہ خاوند اول کی طرف رجوع نہیں کر سکتی جب تک کہ باقاعدہ نکاح کے طور پر بسانے اور بیوی بنا کر عمر بھر رکھنے کی نیت سے نکاح نہ ہو۔ یہ (حلالہ) تو اللہ کی کتاب کے ساتھ مذاق ہے۔ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ

" کیف تری فی رجل یحللھا "

" جو شخص حلالہ کرے اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

تو آپ جواب دیتے ہیں:

" من یخادع اللہ یخدعہ "

" جو اللہ کے ساتھ دھوکہ کرے گا وہ اسے دھوکے کے وبال سے پکڑے گا۔ "

مستدرک حاکم میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس سے

سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تیسری طلاق دے دی اس کے بعد اس کے بھائی نے بغیر اس کے کہنے کے از خود اس ارادے سے نکاح کر لیا کہ یہ میرے بھائی کے لئے حلال ہو جائے گی تو آیا یہ نکاح صحیح ہو گیا؟ آپؓ نے فرمایا "ہرگز نہیں ہم تو نبی ﷺ کے زمانے میں اسے زنا شمار کرتے تھے۔ نکاح وہی ہے جس میں رغبت ہو" (تفسیر ابن کثیر ص: ۳۱۹ ج: ۱)

تابعین کے آثار:۔ جلیل القدر صحابہ کرام کے فتاویٰ جات کے بعد اب حرمت نکاح حلالہ پر تابعین کے آثار پیش خدمت ہیں:

حضرت قتادہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اذا نویٰ الناکح او المنکح او المرأۃ او احد منہم التحلیل فلا یصلح" نکاح کرنے والا یا نکاح کروانے والا، عورت یا ان میں سے کوئی بھی حلالہ کی نیت رکھتا ہو تو یہ نکاح، نکاح نہیں۔ (عبدالرزاق)

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ تابعی سے سوال ہوتا ہے کہ عمداً حلالہ کرنے والے پر کوئی سزا ہے؟ آپ نے فرمایا "انی لاری ان یعاقب" "میرے خیال میں تو اسے سزا دینی چاہیے" پھر فرمایا "و ان تمالوا علی ذالک المسیون و ان اعظموا الصداق" "اگر سب نے اسی پر اتفاق کر کے اسے طے کر لیا ہو تو سب گنہگار ہیں گو انہوں نے نکاح میں بہت مہر باندھا ہو"

حضرت حسنؒ سے پوچھا گیا کہ عورت کو معلوم بھی نہ ہو اور کوئی شخص اس ارادے سے اس سے نکاح کر لے؟ تو آپ نے فرمایا "آگ جہنم سے داغنے کا آلہ نہ بن، اللہ سے ڈر، اللہ کی حدوں کو نہ توڑ۔"

امام صاحب کے استاد کا فتویٰ: حضرت امام ابو حنیفہؒ کے استاد حضرت امام ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں "اذا کان نیۃ احد الثلاثۃ الزوج الاول او الزوج الاخر او المرأۃ انہ محلل فنکاح الاخر باطل و لا یحل للاول" "یعنی اگلے خاوند کی، نیا نکاح کرنے والے کی یا عورت کی اگر نیت حلالہ کی ہو تو یہ

نکاح باطل ہے اور پہلے خاوند کے لئے یہ عورت حلال نہ ہوگی "

حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ " ان کان انما نکحها لیحلها فلا یصلح لهما فلا یحل " " یہ نکاح ٹھیک نہیں اس سے عورت اس اگلے خاوند کے لئے حلال نہ ہوگی "

حرمت نکاح حلالہ کی اس قدر سخت وعید سے چاہیے تو یہ تھا کہ حنفی دوست اپنی خود ساختہ ایجاد " حلالہ " جیسے " ملعون " فعل سے اجتناب کرتے لیکن انہوں نے بجائے ایسا کرنے کے " حلالہ " کو اللہ کی رحمت کہا (جیسا کہ ایک مولوی صاحب نے اخبار میں بیان دیا کہ حلالہ کرنے پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے) ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ کیسی " رحمت " ہے کہ جس سے " بے قصور " عورت کی عصمت کو داغدار اور تار تار کیا جاتا ہے جس سے وہ زندگی بھر دوسروں کی نظروں میں شرمساری محسوس کرتی رہتی ہے۔ " فقہ حنفی " کے نفاذ کا " راگ " الاپنے والوں کو یہ جاننا چاہیے کہ اگر وطن عزیز میں فقہ حنفی کا نفاذ ہو جائے تو پھر جگہ جگہ " حلالہ خانے " کھلیں گے اور " زناکاری " بے حیائی بسر عام ہوگی۔ ہم حنفی دوستوں سے مودبانہ گزارش کریں گے کہ حقائق کو پیش نظر رکھ کر خدارا اپنے عقائد کی اصلاح کریں اور یوں عورت کی عفت و عصمت کو نیلام نہ کریں کیوں کہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا اور خواتین سے بھی عرض ہے کہ وہ اپنی " آبرو " کے تقدس کی پوری طرح حفاظت کریں اور فقہ کے غلیظ حیلوں کے سامنے " سرنگوں " ہونے کی بجائے قرآن و سنت کے احکامات و تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر حالات کا ثابت قدمی اور صبر و استقامت سے مقابلہ کریں۔

بہرحال سندھ ہائی کورٹ کے فاضل جج شفیع محمدی کا " حلالہ " کو بے غیرتی اور غیر اخلاقی قرار دینا برحق ہے۔ اپنی بساط کے مطابق تو ہم نے " حقیقت حال " عیاں کر دی اب یاروں کی مرضی ہے کہ ۔